رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

لاہور، پاکستان

یوم:- شنبہ

الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲ | ۱۷/ شہادت ۱۳۲۷ ہش | ۶/ جمادی الثانی ۱۳۶۷ ہجری | ۱۷/ اپریل ۱۹۴۸ء | نمبر ۸۵

شرح چندہ

سالانہ - ۲۱ روپے
ششماہی - ۱۱ روپے
سہ ماہی - ۶ روپے
ماہوار - ۲½ روپے

قیمت
فی پرچہ ۱ / ۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۶/ ماہ شہادت ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ !
حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔

کشمیر میں استصواب رائے کے دوران میں ہندوستانی فوج رکھنے کی تجویز !

سکیورٹی کونسل میں پیش ہونیوالی نئی قرارداد

لیک سکیس ۱۶/ اپریل ۔ سکیورٹی کونسل کے چار صدروں نے مسئلہ کشمیر کے متعلق نئی قرارداد کا جو مسودہ تیار کیا ہے رائٹر کے نامہ نگار نے اس کی تفصیلات پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ قرارداد میں انڈین یونین سے کہا جائیگا کہ وہ استصواب رائے کی غرض سے کشمیر کی وزارت میں توسیع کرے اور اس سلسلے میں وہاں کی سب بڑی بڑی جماعتوں کو برابر کے حصہ دار ہونیکی حیثیت سے اپنے اپنے نمائندے نامزد کرنیکی دعوت دے ۔ امن و امان رکھنے کی خاطر تھوڑی سی ہندوستانی فوج کو بھی وہاں رہنے کی اجازت دیدی جائے گی ۔
مجوزہ قرارداد میں پاکستان سے درخواست کی جائیگی کہ وہ قبائلیوں کو کشمیر کی حدود میں سے نکالنے کی ہر ممکن کوشش کرے ۔ امید ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کو قرارداد منظور کرنے یا رد کرنے کے لئے نہیں کہا جائے گا بلکہ ایسا طریق اختیار کرنیکی کوشش کی جائے گی جس کے ذریعے دونوں ملک قرارداد کے اہم نکات پر متفق ہو سکیں ۔ یہ قرارداد ہفتے کے روز سکیورٹی کونسل کے اجلاس میں پیش کر دیجائیگی ۔

"ذاتی رنجشوں کی بنا پر قومی اتحاد کو کمزور نہ کرو !"

مسلمانانِ پاکستان سے قائداعظم کی اہم اپیل

پشاور ۱۶/ اپریل ۔ قائداعظم محمد علی جناح آج ڈیرہ اسماعیل خاں اور بنوں تشریف لے گئے جہاں پر آپ کے خیر مقدم کے سلسلے میں نہایت خوشی اور مسرت کے مظاہرے کئے گئے ۔ آپ نے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا اگر آپ لوگوں نے اپنے اتحاد اور نظم و ضبط کو قائم رکھا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی حکومت دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں میں شمار ہوگی ۔
بنوں میں بھی قائداعظم کا پُرجوش خیر مقدم کیا گیا اور مختلف قبائلی لیڈروں نے آپ سے ملاقات کی ۔ آپ نے وہاں پر بھی ایک تقریر کی جس میں اتحاد پر زور دیتے ہوئے فرمایا ۔ گذشتہ ڈیڑھ سو سال کی غلامی کے دور میں برعظیم ہندوستان کے مسلمان ہر لحاظ سے پسماندہ رہے تھے اور ان کی قومی ہستی خطرہ میں تھی لیکن مسلمانوں نے صرف اتحاد کی برکت سے آزادی حاصل کرلی ۔ اب آپکا فرض ہے کہ چھوٹے چھوٹے اختلافات اور ذاتی رنجشوں کی بنا پر اس اتحاد کو کمزور نہ کریں بلکہ مستعد ہو کر کام کریں ۔ آپ نے فرمایا حکومت سچے دل سے آپکی خدمت کرے گی ۔ لیکن صدیوں کی خرابیوں کا قلع قمع کرنے کے سلسلے میں آپ حکومت سے کسی معجزہ کی توقع نہ رکھیں ۔ یہ خرابیاں یکدم دور نہیں ہو سکتیں بلکہ لازماً اس سلسلے میں کافی وقت لگے گا ۔
کلکتہ ۱۶/ اپریل ۔ آج ایک جلسہ عام میں خواجہ ناظم الدین ، مسٹر راجگوپال آچاریہ اور مسٹر سری پرکاش نے تقریریں کیں اور اس امر پر زور دیا کہ اقلیتوں کو اپنا وطن چھوڑنے کا خیال ترک کر دینا چاہیئے ۔

نیا بکری ٹیکس تاجروں، گاہکوں، حکومت اور عوام کیلئے عذاب اور لعنت ہے

تاجر حکومت کی ریڑھ کی ہڈی ہیں اسے نہ توڑیئے ورنہ حکومت کا شیرازہ بکھر جائیگا

——— سیلز ٹیکس اور کارپوریشن کے محصول پر شدید نکتہ چینی ———

لاہور ——— اپنے رپورٹر سے ——— ۱۶/ اپریل

بیرون موچی دروازہ

آج موچی دروازے کے باہر باغ میں شیخ عنایت اللہ صاحب کی صدارت میں لاہور مسلم ٹریڈرز ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام نئے سیلز ٹیکس کے خلاف احتجاجی جلسہ ہوا جس میں لاہور کے علاوہ لائلپور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کے تجار نے بھی شرکت کی ۔ اس جلسے میں تقریر کرتے ہوئے مسلم ٹریڈرز ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری مسٹر ایم سکے ۔ میر نے کہا کہ نیا سیلز ٹیکس اور اس کا طریق کار نہ صرف تاجر کیلئے بلکہ حکومت ، گاہک اور عوام کیلئے بھی لعنت ہے اور اس کی قباحتیں بہت جلد ظاہر ہونی شروع ہو جائیں گی ۔ آپ نے کہا ۔ ہم پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ جب اس کا زیادہ نقصان عوام کو پہنچتا ہے تو دکانداروں کا چیخنا کیا معنی ؟ لیکن میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس ٹیکس نے جہاں عوام کی تو صرف قوت خرید ہی کو کم کیا ہے ۔ اشیاء کی قیمتوں میں کمی کی بجائے اضافہ کیا ہے وہاں تاجر پیشہ لوگوں کے وقار ، سر بلندی کو خاک میں ملا دیا ہے ۔ یہ ٹیکس معزز تاجر پیشہ پاکستانیوں کو جرائم پیشہ بناتا ہے ۔

ملازموں کے لامحدود اختیارات

آپ نے کہا اس میں پچاس ساٹھ روپے کے ایک ملازم کو لامحدود اختیارات دیکر تجار کی عزت پر ڈاکہ ڈالا گیا ہے ۔ وہ اُن سے جو چاہے سلوک کرے اُس کی کہیں شنوائی نہیں ۔ اس کی معمولی لغزش کی تحقیقات بھی مرکزی حکومت کی اجازت کے بغیر نہیں ہو سکتی ۔ لیکن اُسے ہر مہینے ایک لکھ پتی تاجر کو بھی اپنی دہلیز پر جبہ سائی کرانے کا بھی اختیار رہے ۔

عوام کی مشکلات کا اندازہ

آپ نے کہا ۔ افسوس جس حکومت کو ہم نے اور ہمارے مہاجر بھائیوں نے جان ، مال ، عزت آبرو ۔ الغرض ہر چیز قربان کر کے حاصل کیا وہ حکومت ایسے ایسے طریق کار اختیار کر رہی ہے جو ہر چھوٹے بڑے کی زندگی اجیرن بنا دینگے میں حکومت سے پوچھتا ہوں ۔ کیا ایک چھابڑی والا ہر وقت اپنے ساتھ رجسٹر ڈ اٹھا کر پھر سکتا ہے اور پھر کیا وہ بارہ پندرہ آنے روز کی روزی ترک کر کے انسپکٹر صاحب کی دریوزہ گری کر سکتا ہے ؟ آپ نے کہا ۔ ہم ففتھ کالم والے نہیں ۔ کمیونسٹوں یا غداروں سے ہمارا واسطہ نہیں ۔ پاکستان کے ادنیٰ خادم ہیں ۔ اپنے ملک کا جو نمک کھا رہے ہیں ۔ ہم پاکستانی ہیں ۔ ہمیں یہ سب کچھ کہنے والے خود غدار ہیں ۔ ہم تعمیری تنقید کے عادی ہیں ۔ ہمارا طریق اس وقت تک مصالحانہ رہے لیکن

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی ۔ اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۵ میکلیگن روڈ سے شائع کیا ۔

اسلامی ممالک کے اکناف و اطراف سے!

(خاص الفضل کے لئے)

(از مکرم ابن عبد الرزاق صاحب)

گذشتہ ایام میں عراق و برطانیہ کے درمیان جو معاہدہ پورٹسماؤتھ میں ہونا قرار پایا تھا۔ اسے اہل عراق نے ٹھکرا دیا تھا۔ اور عراق کیبنٹ کو بحالی مستعفی ہونا پڑا تھا۔ اور اس کی بجائے نئی وزارت مولوی سید محمد صدر صاحب نے بنائی تھی۔ اب یہ قرار پایا ہے کہ عراق میں پارلیمنٹ کے ممبروں کا نئے سرے سے انتخاب ہو تا پبلک اپنے حقوق کی اچھی طرح نگہداشت کر سکے۔

شاہ یمن یحییٰ حمید الدین اور ان کے دو صاحبزادگان کی شہادت کے بعد جزیرہ عرب کی جنوبی جانب کو سیاسی خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ شاہ مرحوم کی جگہ ان کے وزیر عبد اللہ نے لے لی ہے۔ شاہ مرحوم کے بڑے صاحبزادہ سیف الاسلام احمد اپنے وارث تخت ہونے کا اعلان کر رہے ہیں۔ یمن سے متناقض خبریں آ رہی ہیں۔ اور فساد و اختلاف بڑھ جانے کا خطرہ ہے۔ اس لئے عرب لیگ نے انجاد دلانے کے لئے جنرل سیکرٹری عبد الرحمن عزام پاشا کی قیادت میں وہاں بھیجا ہے۔ اس وفد کے واپس آنے پر عرب لیگ اپنے فیصلہ کا اعلان کرے گی۔ اور کوشش کرے گی کہ کسی طرح اختلافات کو محبت و دانشمندی سے دور کر دیا جائے۔ شام کے ایک لیڈر نے بیان دیا ہے۔ کہ شاہ یمن مرحوم کی شہادت پٹرول کے لئے لڑ مرنے والوں کی سازش سے وقوع میں آئی ہے۔

شہزادہ فیصل حجاز نے اخبارات کو بیان دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہماری حکومت فلسطین کو ہرگز ہرگز یہودیت میں تبدیل نہ ہونے دیگی۔ اور پٹرول جو اس وقت ہماری آمدنی کا واحد ذریعہ ہے اس کام میں ہمارے سد راہ نہ ہو گا۔ ضرورت کے وقت پٹرول کے متعلق تمام معاہدات یک قلم منسوخ کر دیئے جائیں گے۔ اور ہم اپنے عمل سے ثابت کر دیں گے کہ فلسطین کے لئے قربانی کرنے میں ہم کسی اسلامی حکومت سے پیچھے نہیں۔ نیز اسی سلسلہ میں فرمایا۔ کہ ہمارے پٹرول کے متعلق معاہدات کمپنیوں سے ہیں کسی حکومت سے نہیں۔

عدن کے عربوں میں فلسطین کے لئے ایک خاص جوش ہے۔ چونکہ بدقسمتی سے عدن میں یہودیوں کی ایک معتد بہا لدار آبادی ہے۔ اور عدن کے قبضہ میں ہے۔ اس لئے وہاں ہر وقت فتنہ برپا ہو جانے کا ابھی خدشہ ہے۔

شام میں اس ہفتہ عرب لیگ کی فلسطین کمیٹی کا اجتماع ہوا۔ جس میں پیش آمدہ حالات پر بحث ہوئی اس کی کاروائی پردہ راز میں رکھی گئی۔ صرف اس قدر ظاہر کیا گیا۔ کہ فلسطین کے عرب مجاہدین کی امداد کے لئے تجاویز سوچی گئی ہیں۔ در اصل یہ کمیٹی "ہائی کمانڈ" ہے جس کی قیادت میں فلسطین میں کام ہو رہا ہے۔

لبنان اور شام کے پاؤنڈ فرانس کے "فرانک" سے (گذشتہ ایام میں ان کے فرانسیسی مقبوضات ہونے کی وجہ سے) وابستہ تھے۔ اب فرانس نے اپنے فرانک کی قیمت کم کر دی۔ اس لئے ہر دو حکومتوں کے سکہ کی قیمت بھی گر جانی چاہیئے تھی۔ شام نے عقلمندی سے کام لیا۔ اور کہا کہ ہم اپنے پاؤنڈ کی قیمت کم نہیں کرتے لبنان فرانس کے پھندے میں پھنس گیا۔ اس بات میں دونوں حکومتوں کا آپس میں اختلاف رائے ہو گیا۔ اب دونوں کے درمیان عارضی معاہدہ ہو گیا ہے جو ایک دو ماہ جاری رہے گا۔ اس کے بعد شام کے نوٹ لبنان میں اور لبنان کے بنک نوٹ شام میں نہ چل سکیں گے۔ اس وقت دونوں حکومتوں کے بنک نوٹ دونوں حکومتوں میں چل رہے ہیں اور ایک جیسی قیمت ہے۔

عرب لیگ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تمام اسلامی (عربی) ممالک کا سکہ ایک ہی ہونا چاہیئے۔ اور اس امر کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ غالب خیال ہے۔ کہ پاؤنڈ کی جگہ "دینار" لے لیگا۔

جلسہ راولپنڈی

راولپنڈی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا لیکچر نشاط سینما میں ہوا تو اس موقعہ پر جن غیر احمدیوں نے شور کیا تھا۔ اور نعرے لگائے تھے۔ ان کے متعلق میرے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ آخر یہ کس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہاں مری روڈ پر جماعت اسلامی "جو مودودی صاحب کی پارٹی ہے اس کا دفتر ہے ان کے متعلق بھی یہ کہا جاتا تھا۔ کہ اس پارٹی کے ارکان بھی اس مظاہرہ میں شامل تھے۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ یہ بات کہاں تک ٹھیک ہے۔ خاکسار ان کے دفتر گیا۔ مگر دفتر بند تھا۔ اس دفتر کے پاس ایک دکاندار ہے۔ میں اور ایک اور ہمراہی وہاں بیٹھ گئے۔ باتوں باتوں میں دوکاندار سے کہا۔ کہ سنا ہے کل مرزائیوں کا جلسہ ہوا ہے۔ وہ کہنے لگا۔ اجی جلسہ تو ہوا ہے۔ مگر ہم نے بھی خوب خبر لی۔ اُس نے بیان کیا۔ کہ کل پانچ بجے مجھے اطلاع ہوئی کہ جلسہ ہو رہا ہے۔ میں دوکان بند کر کے اپنے والد صاحب جو مدرس ہیں کے پاس پہنچا۔ اور ان سے جا کر کہا کہ اس طرح جلسہ ہو رہا ہے۔ اس کے خلاف ہمیں بھی سینما کے سامنے جلسہ کرنا چاہیئے۔ وہ تیار ہو گئے۔ مجلس احرار والے بھی اس جلسہ کے خلاف کاروائی کرنے کی تیاریوں میں تھے۔ ان کا سیکرٹری بھی ہمارے ساتھ ہو لیا (اور ہم تینوں جامع مسجد میں خطیب صاحب کے پاس پہنچے۔ اُن کو بھی اپنے ساتھ متفق کر لیا۔ اور شام کی نماز کے بعد جامع مسجد میں دو تقریریں ہوئیں۔ جن میں مرزائیوں کے خلاف لوگوں کو بھڑکایا گیا۔ بہت سے لوگ ہمارے ساتھ شامل ہو گئے۔ ہم ایک جلوس کی شکل میں نعرے لگاتے ہوئے سینما کی طرف چلے۔ راستہ میں کچھ پٹھان ملے۔ ان کو بھی ہم نے اپنے ساتھ شامل کر لیا۔ اس طرح لوگوں کو ساتھ ملاتے ہوئے ہم سینما کے سامنے پہنچ گئے۔ سکیم یہ تھی کہ سڑک پر مرزائیوں کے خلاف تقریریں کی جائیں۔ اور یہ شور مچایا جائے کہ پبلک مرزا صاحب کے ساتھ نہیں ہے۔ علماء جو ساتھ تھے۔ وہ سڑک سے ذرا دور ہو کر کھڑے ہو گئے۔ تاکہ ان کا علم نہ ہو سکے۔ کالج کے لڑکوں کو آگے کر کے ان سے خوب نعرے لگوائے گئے۔ اور گندی سے گندی گالیاں جس قدر ہم دے سکتے تھے دیں مرزا صاحب تقریر کر کے دوسری طرف سے کار میں بیٹھ کر چلے گئے۔ ان کے مرید کار پر لیٹے ہوئے تھے کہ اگر حملہ ہو تو ہم پر ہو یہ بہت بڑا فدا کاری کا جذبہ ہے جو مرزا صاحب کے مریدوں میں پیدا ہو چکا ہے"!

میں نے سینما کے سامنے جو دوکاندار ہیں اُن سے دریافت کیا۔ اور بہت سے لوگوں نے بھی دریافت کیا۔ کہ یہ جو مسلمانوں نے سینما کے سامنے مظاہرہ کیا ہے۔ اور نعرے لگائے ہیں۔ ان کے متعلق ان کی کیا رائے ہے۔ سب نے یہی کہا کہ انہوں نے برا کام کیا ہے۔ بیوقت ایسی باتوں کا نہیں مرزا صاحب ہی تو آج کل کام کر رہے ہیں۔ اور پھر یہی ہیں جو قادیان میں ڈٹے ہوئے ہیں۔

(نامہ نگار)

جمع بین الصلوتین

(از مکرم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

خاکسار کا شمار علماء جماعت میں نہیں اس لئے جو مذاکرہ ان کے درمیان ہو رہا ہے۔ اس میں میرا بولنا گستاخی بلکہ گو نہ حماقت کہا جا سکتا ہے تاہم میں سمجھتا ہوں۔ کہ بحیثیت اخبار نویس کے ایک واقعہ پیش آمدہ تاذکرہ بے محل نہ ہو گا۔ کیونکہ ایسا کر کے میں ایک عالم متبحر کے فتوٰی کی طرف متوجہ کر رہا ہوں۔

واقعہ یہ ہے کہ میں مسجد مبارک میں نماز ظہر ادا کرنے کے لئے گیا۔ رستہ میں مجھے معلوم ہو گیا۔ کہ نماز جمع ہو رہی ہے سیڑھیوں پر پہنچ کر ایک صاحب سے جو قریب ہی سے آ کر شامل نماز ہو رہے تھے میں نے پوچھا کہ کونسی نماز ہو رہی ہے جواب دیا ابھی شروع ہوئی ہے۔ میں ظہر کی نماز سمجھ کر شامل ہو گیا۔ اور پوری چار رکعت پڑھیں اس کے بعد جب نمازی حسب معمول منتشر ہو رہے تھے۔ تو مجھے شبہ ہوا کہ نماز شاید جمع نہیں ہوئی۔ مگر ایک صف اول کے دوست نے بتایا نماز جمع ہوئی ہے میں نے یہ صورت حال حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے پیش کی۔ مگر چونکہ میرا عنفوان شباب تھا۔ مجھ سے غلطی ہوئی۔ کہ مسئلہ بحیثیت مستفسر یا مستفتی کے مختصر سوال کی صورت میں پیش کیا۔ بلکہ تفصیل سے متفرق مختلف اقوال اور علماء سلف کے استدلال لکھ کر پیش کر دیئے۔ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا یہ امتحان کا پرچہ میرے سامنے رکھ دیا ہے۔ یہ اپنی وسعت نظر کا مظاہرہ کیا ہے خود ہی غور کر کے ایک فتوٰی کو ترجیح دے لو۔ ساتھ ہی فرمایا۔ لکل امرء ما نوی۔ لوگوں نے عصر کی نماز پڑھی۔ آپ نے ظہر کی نیت سے وہ چار رکعتیں پڑھیں تو ظہر کی ہوئیں۔ اس میں یہ فائدہ تھا کہ ترتیب بھی قائم رہی اور بعد کی وہ چار رکعتیں عصر کی قرار دی گئیں۔ مجھے خاموش رہنا چاہیئے تھا۔ مگر میں نے جعل الامام لیوتم به آہستہ سے زیر لب پڑھ دیا یعنی جو امام کی نماز وہی مقتدی کی۔ اب مجھے یاد نہیں آپ خاموش رہے یا کچھ فرمایا۔ بہر حال حافظہ پر اعتماد نہیں میرا معمول تھا۔ کہ میں بدر یا تشحیذ میں یہ فقہی مسائل درج کر دیتا تھا۔ اگر فائل دیکھے جائیں تو امید ہے اصل فتوٰی ان کا مل جائے گا۔ مذاکرہ میں حصہ [illegible] کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ صرف نئی دلیل پیش کریں۔ تاکہ حسب تطویل نہ ہو آج کل اور بہت سے مہمات امور مسائل در پیش ہیں۔ اخبار کا حجم کم اخبار میں صرف علیۃ الفتوٰی والی آخری بات مع دلائل پیش ہونی چاہیئے:۔

روزنامہ الفضل لاہور
۲۰ اپریل ۱۹۴۸ء

کشمیر کے متعلق

تقریباً تمام غیر جانبدارانہ رائے ہند کی اس پالیسی کے خلاف منظر عام پر آچکی ہے۔ جو اس نے کشمیر کے متعلق اختیار کر رکھی ہے۔ کیا ہندوستان کا غیر جانبدار پریس اور کیا بیرونی ممالک کا پریس متفقہ طور پر یہ فیصلہ دے چکا ہے۔ کہ حکومت ہند کا رویہ اس معاملہ میں ناقابل فہم ہے پھر ہند نے خود اس معاملہ کو اقوام متحدہ کی انجمن میں پیش کر کے دیکھ لیا ہے۔ کہ گو چینی صدر سے وہ اپنی مرضی کے مطابق قرارداد پیش کرانے میں کامیاب ہو چکی ہے۔ لیکن حفاظتی کونسل کی فضا عموماً اس کے ادعا کی حامی نہیں ہے۔ دنیا یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ جب انڈین یونین غیر جانبدار فضا میں استصواب رائے کو تسلیم کرتی ہے۔ تو وہ کشمیر میں ویسی فضا قائم رکھنے پر کیوں مصر ہے۔ جس کی موجودگی میں غیر جانبدارانہ استصواب نہیں ہو سکتا۔

اول تو حکومت ہند کو چاہیئے تھا کہ وہ کشمیر کے معاملہ میں اس طرح دخل ہی نہ دیتی۔ جس طرح کہ اس نے دیا ہے۔ لیکن اگر اس کی نیت نیک ہے اور وہ یہ غلطی کسی وجہ سے کر بیٹھی ہے۔ تو اس کو چاہیئے کہ انصاف وعدل کے طریقوں کو اب بھی اختیار کرنے کے لئے تیار ہو۔ کیونکہ جوں جوں یہ معاملہ طول پکڑتا جاتا ہے۔ ہند کے موقف کی بے بنیادی زیادہ واشگاف ہوتی جارہی ہے۔ ضد سے ہم بیشک ایک کام میں روکاوٹ ڈال سکتے ہیں۔ لیکن محض روکاوٹ ڈالنا تو کوئی مستحسن فعل نہیں ہے۔ خاصکر موجودہ حالات میں تو تعلق دونوں نو آبادیوں کے لئے نہایت مضر ہے۔ جب تک کشمیر کا معاملہ لٹکا رہیگا ہم نہیں سمجھتے کہ دونوں نو آبادیاں کوئی ایسے موثر اقدام سے سکتی ہیں۔ جس سے دونوں کے درمیان اعتماد باہمی کی بنا استوار ہو سکے۔

کشمیر کا معاملہ اب جس مرحلہ پر ہے۔ وہ ایسا ہے کہ اگر ہم نے عقلمندی اور دور اندیشی سے کام نہ لیا۔ تو ممکن ہے دونوں نو آبادیوں میں باہمی اعتماد کی استواری کے متعلق اب تک جو کچھ ہو چکا ہے۔ کسی غیر محتاط پل میں بالکل رائیگاں چلا جائے جب تک یہ معاملہ لٹکا ہوا ہے۔ اس وقت تک یہ خطرہ بھی لگا رہے گا۔

اس ضمن میں سوشلسٹ پارٹی کی مقررہ مسز ارونا آصف علی کا وہ افسوسناک بیان قابل غور ہے جو حال میں اس نے حیدرآباد اور کشمیر کے متعلق دیا ہے۔ کتنی رنجدہ بات ہے کہ ایک طرف تو پاکستان اور ہند کے دانشمند کلکتہ میں باہمی رواداری کے اصول معلوم کرنے کے لئے سر جوڑ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور دوسری طرف یہ غیر ذمہ وار مقررہ بیانگ دہل دھنگی دیوتا زندہ باد کے نعرے بلند کر رہی ہے۔ اور کہہ رہی ہے۔ کہ کشمیر کا فیصلہ میدان جنگ میں ہوگا۔ میدان جنگ تو پہلے ہی گرم ہوا ہے۔ اس وقت تو ایسی آواز کی ضرورت تھی۔ کہ جو اس بھڑکی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کرنے والی ہوتی۔ نہ کہ اس کو اور تیز کرنے والی۔ ہم مانتے ہیں کہ ہند میں ایسے نیک دل لوگوں کی بڑی بھاری جماعت موجود ہے۔ جو اس آواز کو بے سرد پا سمجھتی ہوگی لیکن اس وقت جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہ ہے۔ کہ خود حکومت ہند کشمیر کے معاملہ کو انصاف وعدل کے اصولوں کے مطابق طے کرنے کا غیر مبہم الفاظ میں اعلان کرے۔ تاکہ دونوں حکومتوں کے مابین وہ معاہدے جو باہمی تعلقات پر مشتمل ہیں بغیر کسی تلخ خراش کے طے ہو جائیں۔ اور آئندہ ہمیشہ کے لئے چپقلش کا اندیشہ بھی جاتا رہے۔

قابل غور

معاصر عزیز کوثر میں مولانا محمد عبدالحکیم صاحب قاسمی کا ایک مضمون "مسئلہ ختم نبوت" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے قرآن کریم کے الفاظ ما انزل الیک وما انزل من قبلک سے استدلال کر کے فرمایا ہے کہ

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی نبی کا آنا ہوتا تو امت مسلمہ کو انبیاء سابقین کی نسبت زیادہ واضح الفاظ میں سمجھایا جاتا کہ آئندہ آنے والے انبیاء کا مزید رسالت دینا۔ کیونکہ جو انبیاء کرام گزر چکے ان سے تو امت مسلمہ کو سابقہ نہ تھا۔ بلکہ ان کو تو سابقہ تھا مستقبل کے ساتھ۔ اس لئے از حد ضروری تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس بارے میں واضح طور پر ارشاد فرماتے"

اسی مضمون میں آپ نے قرآن کریم سے دو آیات مندرجہ ذیل تحریر فرما کر یہ بھی فرمایا ہے۔

"حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر جب ہم قرآن کریم میں پڑھتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے بعد بہت سے رسول اللہ کی طرف سے نسل انسانی کی ہدایت کے لئے تشریف لائیں گے۔ جو ان کا ساتھ دے گا وہ مسلم ہوگا۔ اور جو ان کا ساتھ نہیں دے گا۔ وہ منکر ہوگا۔ ملاحظہ ہو قرآن کریم کی آیت و قلنا اھبطوا منہا جمیعاً فاما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ والذین کفروا وکذبوا بایتنا۔ (سورہ بقرہ)

ترجمہ۔ ہم نے حکم دیا نیچے جاؤ یہاں سے تم سب پھر اگر تم کو پہنچے میری طرف سے کوئی ہدایت تو جس نے ساتھ دیا میری ہدایت کا (انبیاء کرام) کا نہ خوف ہوگا ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ نیز یہ آیت ملاحظہ فرمائیں۔ جس کا تعلق ابتدائے آفرینش سے ہے۔ اور جس سے پہلے تفصیلی طور پر حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر آیا ہے۔

(۲) یابنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم ایاتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (پارہ ۸)

ترجمہ۔ اے اولاد آدم اگر آئیں تمہارے پاس رسل تم ہی سے کہ سنائیں تم کو آیتیں میری تو جو کوئی ڈرے اور نیکی پکڑے۔ تو نہ خوف ہوگا ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

ان دونوں آیتوں میں ابتداء آفرینش کا ذکر فرمایا جا رہا ہے۔ اور دونوں کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بنی آدم اور نوع انسان کو حکم دیا کہ حضرت آدم کے بعد انبیاء ورسل بکثرت ہوں گے تم ان کا ساتھ دینا اور ان کا اتباع کرنا۔ اس جگہ رُسُل جمع کا صیغہ ہے فرمایا اور انبیاء کی تحدید وتعیین نہیں کی۔ جس سے ثابت ہوا۔ کہ حضرت آدم کے بعد کافی تعداد میں انبیاء کرام مبعوث ہوں گے۔" (کوثر ۱۳ اپریل ۱۹۴۸ء)

اگر جیسا کہ مولانا نے فرمایا ہے ان دونوں آیتوں میں ابتداء آفرینش کا ذکر فرمایا جا رہا ہے۔ تو لامحالہ اسکو انبیاء کی بعثت کا بنیادی اصول ماننا پڑے گا یہاں ہم یہ بھی مان لیتے ہیں۔ کہ اس اصول کا ایک پہلو یہ بھی ہے۔ کہ جب تک اللہ تعالےٰ چاہے یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ مگر عرض ہے کہ یہ اصول صاف لفظوں میں بیان کر دیا گیا ہے۔ اب اگر اللہ تعالےٰ نے اس سلسلہ کو بند کر دیا ہے۔ تو چاہیئے تھا کہ جس طرح کے صاف الفاظ میں اس سلسلہ کے اجرا کی خبر دی گئی ہے۔ اسی طرح کے صاف الفاظ میں اس کے اختتام کی خبر دی جاتی۔ ورنہ اللہ تعالےٰ کا دوسرا عام اصول کہ اللہ تعالےٰ کی سنت تبدیل نہیں ہوتی عمل میں آئے گا۔ کیا مولانا قرآن مجید سے کوئی ایسی آیت پیش کر سکتے ہیں۔ جس میں اسی طرح کے صاف الفاظ میں کہا گیا ہو۔ کہ جو اصول ہم نے ابتداء آفرینش میں ترسیل انبیاء کے متعلق مقرر کیا تھا اس میں ہم نے اب تبدیلی کر دی ہے۔ اب ایک خاص نبی کے بعد ہم کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجیں گے اگر قرآن کریم میں کوئی ایسی آیت نہیں۔ تو پھر باقی جتنی آیات سے مولانا نے ختم نبوت کا استدلال کیا ہے۔ ان کی تفسیر کرتے وقت ہم کو مندرجہ بالا بنیادی اصول مدنظر رکھنا پڑے گا۔ کم سے کم مولانا کو یہ ثابت کرنا پڑے گا۔ کہ ان آیات کی تفسیر اس خاص تفسیر کے علاوہ جو انہوں نے کی ہے۔ اور کوئی دوسری ہو ہی نہیں سکتی۔ مثلاً حضرت عیسے علیہ السلام کی پیشگوئی کہ مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کی تفسیر کیا یہ نہیں ہو سکتی۔ کہ جس طرح حضرت موسے علیہ السلام نے ایک خاص نبی کے متعلق پیشگوئی کی تھی۔ اور وہ دوسرے انبیاء کے آنے کی مانع نہ تھی۔ اسی طرح یہ پیشگوئی بھی ایک خاص نبی کے متعلق ہے۔ اور دوسرے انبیاء کے آنے کی مانع نہیں ہے۔ کیا مولانا ہم کو بتا سکتے ہیں۔ کہ اس پیشگوئی میں وہ کونسے الفاظ ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک نبی یعنی "احمد" کے سوا اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہمارے لئے یہ تفسیر مولانا کی تفسیر سے اس لئے اچھی ہے۔ کہ اس سے ترسیل انبیاء کی ابتداء آفرینش والا بنیادی اصول جو اوپر کی آیات سے نکلتا ہے نہیں ٹوٹتا اور اللہ تعالےٰ کی بالعموم تبدیل نہ ہونے کا اصول بھی قائم رہتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے جو ترسیل انبیاء کا اصول ابتداء آفرینش میں بتایا ہے۔ وہ اتنا اہم ہے کہ جب تک واضح لفظوں میں اس اصول کی تبدیلی کی خبر قرآن مجید سے نہ ملے محض عقلی قیاس آرائیوں اور مبہم دلائل سے تبدیلی جیسی عظیم الشان عمارت کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔ جن آیات سے مولانا نے ختم نبوت کا استدلال کیا ہے۔ ان کی تفسیر جب دوسری بھی ہو سکتی ہے۔ اور وہ قرآن کریم کے دوسرے مبینہ اصولوں کے مطابق بھی ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ان کی ایک ایسی تفسیر کو مان لیا جائے۔ جو ان اصولوں کے خلاف جاتی ہے۔ مثلاً خاتم النبیین کا ترجمہ اردو میں "آپ ہی سلسلہ انبیاء کو ختم کرنے والے" کر دینے سے تو یہ بات حل نہیں ہو جاتی۔ ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ یہ الفاظ کس ماحول میں آئے ہیں۔ جہاں یہ الفاظ آئے ہیں وہاں سلسلہ انبیاء کا کوئی ذکر اذکار نہیں ہے۔ اور اگر تو وہاں سلسلہ انبیاء کا ذکر ہوتا تو یہ معنے کئے جاتے۔ تو کوئی حرج نہیں تھا۔ لیکن جب ایسا کوئی ماحول ہی موجود نہیں۔ تو ہم کیوں نہ وہ ترجمہ کریں۔ جو اس ماحول کے مطابق بھی ہو۔ اور ابتداء آفرینش

والا اصول ترسیل انبیاء بھی نہ ٹوٹے۔ اور قرآن کریم کے دوسرے اصول بھی سالم رہیں۔

ہم نے مختصراً یہ معروضات اس لئے پیش کی ہیں کہ ہمیں یقین ہے۔ کہ مولانا نے واقعی تلاش حق کے لئے اس مسئلہ کے متعلق اپنی رائے ظاہر فرمائی ہے۔ اس لئے ہمیں امید ہے۔ کہ وہ اس مسئلہ پر خالی الذہن ہو کر مزید غور فرمائیں گے۔ اور اپنے غور کے نتیجہ سے ہمیں اور دیگر متلاشیان حق کو بھی مطلع فرمائینگے۔

ہندپاکستان ٹرین

یہ خبر نہایت خوشکن ہے کہ لاہور اور دہلی کے درمیان ۲۰ اپریل کو ٹرین چلنی شروع ہو جائیگی گو شروع شروع میں ان لوگوں کی تعداد زیادہ نہیں ہوگی۔ جو لاہور سے دہلی یا دہلی سے لاہور تک سفر کرنے والے ہونگے۔ بلکہ ان لوگوں کی تعداد بھی کم ہوگی۔ جو لاہور سے کسی انڈین یونین کے درمیانی ریلوے سٹیشن پر اترنے والے ہوں لیکن ہمیں امید ہے۔ کہ جوں جوں لوگوں میں باہمی اعتماد بڑھتا چلا جائے گا۔ توں توں ایسے مسافروں کی تعداد بھی بڑھتی چلی جائے گی۔ اس تجویز کے مطابق لاہور سے اٹاری تک جو انڈین یونین کا ریلوے سٹیشن ہے ٹرین راستہ میں کہیں نہیں ٹھہرے گی۔ اس کے معنے ہیں کہ سوائے لاہور کے انڈین یونین سے آنے والے لوگ پاکستان کے کسی دوسرے سٹیشن پر نہیں اتر سکیں گے۔ شروع میں احتیاط واقعی ضروری ہے۔ ٹرین چونکہ انڈین یونین کے علاقہ میں ہی زیادہ سفر کریگی۔ اس لئے اس کا زیادہ فائدہ انڈین یونین کے لوگوں کو ہی ہوگا۔ اور جو کچھ لوگ لاہور سے دہلی جائینگے۔ ان کی حفاظت بھی انڈین یونین پر عائد ہوگی۔

لاہور میں خدا کے فضل سے اب اتنا آرام ہے کہ بہت سے ہندو یہاں بلاخوف وخطر اپنا کاروبار کر رہے ہیں۔ اور کسی قسم کا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فضا روز بروز اچھی ہوتی جا رہی ہے۔ اور آہستہ آہستہ باہمی اعتماد ترقی کر جائے گا۔ اور لوگ ادھر سے ادھر بلا خدشہ آنے جانے لگیں گے۔ جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ عام لوگ اب اس غیر معمولی معاندانہ جوش کے نتیجہ سے نکل رہے ہیں۔ جس میں شر انگیز طبقہ نے انکو گرفتار کر دیا تھا۔ بہت سے ہندو اور مسلمان اور سکھ جو پہلے دوستوں اور بھائیوں کی طرح تعلقات رکھتے تھے حالات سے مجبور ہو کر ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تھے۔ ہمیں امید ہے کہ پاکستان ہند ٹرین کے جاری ہونے سے انہیں ملنے کا موقعہ ملے گا۔ جو فرقہ وارانہ نفرت کو کم کرنے کا باعث ہوگا۔

حکومتوں کو چاہیئے کہ ٹرین کی پوری پوری نگہداشت کی جائے۔ اور کوئی ایسا واقعہ نہ ہونے دیا جائے جس سے باہمی اعتماد کو صدمہ پہنچے۔ کیونکہ اگر ایک بھی حادثہ ہوا۔ خواہ وہ کتنا ہی معمولی ہو۔ اس کا نہایت بُرا اثر پڑے گا۔ اس بات کی زیادہ تر ذمہ داری انڈین یونین پر پڑتی ہے۔ کیونکہ ٹرین کا تقریباً تمام سفر انڈین یونین کے علاقہ میں طے ہوگا :

لڑکیوں کی دینی تعلیم

لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام لاہور کی لڑکیوں کی دینی تعلیم کی کمی شدت سے محسوس کرتے ہوئے ایک کلاس جس میں قرآن مجید۔ حدیث شریف۔ عربی، کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ تاریخ اسلام عام معلومات فسٹ ایڈ وغیرہ کھولی گئی ہے۔ اس زریں موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے فوراً فائدہ اٹھائیں (نوٹ) اس کلاس میں داخل ہونے کے لئے قرآن مجید ناظرہ اردو لکھنا پڑھنا آنا ضروری ہے۔

جنرل سیکرٹری جنرل اماء اللہ

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم وعرفان

چندہ حفاظت مرکز — اور — تبلیغ

مرتبہ۔ مرزا محمد حیات صاحب تاثیر

۱۵ اپریل۔ آج بعد نماز مغرب حضور مجلس میں رونق افروز ہوئے۔ اور جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جناب میجر شریف احمد صاحب باجوہ۔ جناب مولوی عبدالعزیز صاحب اور بعض دیگر دوستوں کو شرف ملاقات بخشتے ہوئے مختلف امور کے متعلق استفسار فرماتے رہے۔

حضور نے فرمایا میں حیران ہوں کہ اتنے بڑے ابتلا کے بعد بھی مسلمانوں میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ اور تو اور میں دیکھتا ہوں کہ خود ہماری جماعت میں بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ چنانچہ چندہ حفاظت مرکز کے لئے سویں حصہ کی شرح مقرر کی تھی۔ مگر ابھی تک بہت تھوڑا روپیہ وصول ہوا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی محبت کی بجائے مال کی محبت بڑھ گئی ہے۔ اور موت کے بعد کی زندگی پر یقین نہیں ہے۔

اس کے بعد حضور نے اپنے سفر پشاور کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ لوگوں کی طبائع بہت حد تک سلسلہ کی طرف مائل ہیں۔ اور ایک خاص تغیر ان میں پایا جاتا ہے۔ پٹھان قوم جو پہلے بہت مخالف تھی۔ اب اس میں نمایاں تبدیلی پیدا ہو چکی ہے۔ اور قادیان میں سکھوں کا جس بہادری اور جرأت کے ساتھ احمدیوں نے مقابلہ کیا ہے۔ اس سے وہ بہت متاثر نظر آتے ہیں۔ مگر تمہاری یہ بہادری عارضی اور وقتی جوش کے ماتحت شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے تھی۔ ورنہ حقیقی جرأت ابھی تک جماعت میں پیدا نہیں ہوئی۔ پس اپنے اندر حقیقی جرأت پیدا کرو۔ اور اس موقعہ سے جب لوگوں کی طبائع تمہاری بہادری کے باعث سلسلہ کی طرف مائل ہیں فائدہ اٹھاتے ہوئے خوب تبلیغ کرو۔ کیونکہ کامیابی کی راہ اس وقت صرف اور صرف تبلیغ ہی ہے :

تحریک جدید کے بقایادار احباب توجہ فرمائیں

وہ احباب جن کے ذمہ تحریک جدید کے تیرھویں سال یا دفتر دوم کے سال سوم کا چندہ قابل ادا ہے۔ انہیں اپنے بقایا کے جلد ادا کرنے کی اس لئے کوشش کرنی چاہیئے کہ تحریک جدید کے وہ مبلغ جو غیر ممالک میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ ان کے اخراجات کا ادا کرنا تحریک جدید کے ذمہ ہے۔ اور نہ اس کا انحصار مخلصین جماعت کے وعدوں کی ادائیگی پر ہے۔ پس احباب بقایا اور اپنے وعدے جلد سے جلد ادا فرمائیں۔

دفتر وکیل المال احباب کو ان کے وعدہ کی رقم کی اطلاع دے رہا ہے۔ تا احباب کو مزید توجہ ہو۔ وکیل المال تحریک جدید

(ترسیل زر و دیگر انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے :)

بہار

کوہ و بن سے پکار آئی ہے ۔ — پھر جنوں کی بہار آئی ہے
پھر ہوا ہے چمن کو رقص کا اذن — پھر ہوائے قرار آئی ہے
جاگے فطرت کے مانی و بہزاد — فصلِ نقش و نگار آئی ہے
فوج زرد و کبود پریوں کی — جانبِ کشت زار آئی ہے
سیر کے واسطے بیاباں میں — نکہتِ کوہسار آئی ہے
لوٹتی بسترِ زمرد پر — نقرئی آبشار آئی ہے
اُس کنارے سے اِس کنارے پر — تلیروں کی قطار آئی ہے
شاخساروں سے طائروں کی نوا — پی پے بہ پی پے بار بار آئی ہے
گھاس کی نرم نرم کونپل سے — بوئے مشکِ تتار آئی ہے
لڑکھڑانے لگے درو دیوار — مستیٔ بے شمار آئی ہے

دل میں پھر قادیان کی متوجہ
یاد بے اختیار آئی ہے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء — (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

احمدیہ مشن فلسطین کا جائے وقوع

از مکرم رشید احمد صاحب چغتائی مجاہد تحریک جدید احمدیہ مشن حیفا فلسطین

(۱)

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عین اس وقت مبعوث فرمایا۔ جبکہ زمانہ پکار پکار کر کسی مصلح ربانی کا متقاضی تھا۔ دوسری طرف سابقہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام و کتب سماویہ کی پیشگوئیاں اور علامات ظہور مصلح آخرالزمان پوری ہو کر اس کے ظہور کا یہی وقت معین کر رہی تھیں۔

سو موجودہ زمانہ میں اسلام کی حفاظت اس کی اشاعت و غلبہ بر ادیان باطلہ کے لئے مصلح آخرالزمان حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قادیان کی بستی سے اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا اور اپنی تائید و نصرت کے ساتھ اس خدائے قدوس نے ظاہر فرما دیا کہ آپ مفتری علی اللہ نہیں۔ نعوذ باللہ بلکہ یقیناً جناب سے مامور ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ کو عطا کئے گئے بے شمار دلائل و معجزات و نشانات جو آپ کے مدعیٔ صادق ہونے پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔ میں یہاں ان میں سے ایک اس عظیم الشان نشان کا ذکر کرتا ہوں۔ جو عالمگیر حیثیت رکھتا ہے حضور کے ذریعہ ظاہر ہونے والے نشانات میں سے ایک حصہ نشانات تو محض ان لوگوں نے دیکھے اور مشاہدہ کئے جو قادیان میں اور اس کے ماحول میں رہنے والے تھے اور اکثر حصہ پنجاب و سب ہندوستان کے لوگوں نے دیکھے۔ لیکن ہندوستان کے باہر کی دنیا کے لئے بھی آپ کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بعض نشانات قائم فرمائے تاکہ اہل بصیرت حضور پر ایمان لا کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔ مذکورہ بالا مشہور نشان اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر نازل کی گئی وحی

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

ہے۔ جہاں اس سے دُور دُور ملکوں تک آپ کی تبلیغ دعوت پہنچنی مراد ہے۔ وہاں بالکل ظاہری معنوں کے لحاظ سے بھی واقعی طور پر علام الغیوب خدا تعالیٰ کی طرف سے اطلاع کے مطابق بیان کی گئی پیشگوئی اپنی کمال عظمت کے ساتھ پوری ہوئی۔ منجملہ بعض دیگر احمدیہ مشنوں کے

احمدیہ مشن حیفا فلسطین

اس عظیم الشان پیشگوئی کی سچائی اور پورا ہونے پر زندہ اور جیتی جاگتی مثال ہے۔ حیفا بحیرہ روم (Maditaranean sea) کے کنارہ پر ایک مشہور شہر ہے اور کبابیر جو حیفا شہر کا ایک حصہ ہے۔ جہاں ہمارا احمدیہ مشن قائم ہے، کرمل پہاڑ پر واقع ہے۔ یہاں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت پہنچی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر ایمان لانے والی ایک مخلص جماعت پیدا فرما دی جس نے وسیع قطعہ زمین میں ایک شاندار احمدیہ مسجد اور احمدیہ دارالتبلیغ کی عمارت بنا لی۔

ہمارا دارالتبلیغ عین سمندر کے رخ پہاڑ کی اونچائی پر واقع ہے۔ جس کی کھڑکیوں سے ہر وقت سمندر کی موجیں زمین کے کنارہ کے ساتھ کھیلتی تھپیڑوں کے ذریعہ اٹھکیلیاں لیتی یوں تو ہر وقت ہی دکھائی دیتی ہیں۔ مگر مد کی حالت میں تو پانی کے گرنے اور اونچی لہروں سے گرنے کا بہت ہی شور سنائی دیتا ہے۔

میں دارالتبلیغ میں بیٹھے جب بھی کھڑکیوں کی طرف دیکھتا ہوں۔ تو ان کے شیشوں میں سے گذر کر میری نظر سمندر کے کنارہ پر جا پڑتی ہے۔ اور زمین کے کنارہ سے معانقہ کرتی ہوئی اس کی لہریں میری آنکھوں میں ایمانی جھلک پیدا کر جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت یہاں تک پہنچی ہوئی مشاہدہ کر کے دل خوشی سے معمور اور آنکھوں میں سرور پاتا ہوں یہ نظارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مدنظر بہت ہی ازدیاد ایمان کا موجب بنتا ہے۔ اور دل یہ گواہی دیتا ہے کہ اگر نعوذ باللہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مامور من اللہ مسیح موعود و مہدی معہود نہ ہوتے۔ تو کبھی آپ کی پیشگوئیاں اس طرح پر پوری نہ ہو سکتیں۔ آپ کے لئے کہاں ممکن تھا کہ از خود اپنی دعوت یہاں پہنچا لیتے۔ اور ٹھیک سمندر کے کنارے پر آپ اپنی جماعت بھی بنا لیتے اور ایسی شہرت حاصل کر سکتے۔

یقیناً یہ سب کچھ خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے تائید و نصرت کے ساتھ ہوا۔ جیسا کہ اس نے ایک اور الہام میں آپ کو بشارت دیتے ہوئے بطور پیشگوئی اطلاع دی اور فرمایا۔

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

یہ اس کی مدد اور غیبی ہاتھ کے کرشمہ کے ذریعہ وقوع پذیر ہوا۔ اس ضمن میں یہاں

غیبی نصرت کا ایک عجیب واقعہ

درج کرتا ہوں۔ میں نے بڑی عمر کے کئی لوگوں سے یہاں سنا ہے۔ کہ ابھی یہاں کبابیر میں احمدیت کا کوئی ذکر تک نہیں پہنچا تھا۔ اس وقت کبابیر کے رہنے والے الشیخ عبداللہ العودہ (مکرم چوہدری محمد شریف صاحب انچارج احمدیہ مشن حیفا کے خسر کے والد) جو ازہر یونیورسٹی مصر کے فارغ التحصیل اور ایک بڑے عالم تھے۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آئے ہیں۔ اور انہوں نے کبابیر میں ایک جگہ اونچا سفید خیمہ نصب کیا ہے۔ آپ نے اپنا یہ خواب لوگوں سے بیان کر دیا۔

اسی طرح قبل اس کے کہ یہاں احمدیت داخل ہو ایک دو پادری عیسائیت کی تبلیغ کے لئے کثرت سے آیا کرتے تھے۔ اور ازہر کا فارغ التحصیل اس بستی میں ایک عالم ہونے کی وجہ سے بالعموم ان سے بھی انکی گفتگو ہوتی۔ مگر جس تلبیس کے ساتھ وہ مذہب عیسائیت کی لوگوں میں اشاعت کرتے تھے اور سبز باغ دکھاتے تھے۔ اس کی طرف طبعاً لوگ مائل ہونے لگے۔ جس پر وہ (الشیخ عبداللہ العودہ) عیسائیوں کی کوششوں کے نتیجہ میں کبابیر کے بھی عیسائی ہو جانے کا خوف کھانے لگے۔ تب ایک دن خواب میں انہوں نے دیکھا کہ اس بستی کے اردگرد

سبز رنگ کی بلند فصیل بن گئی

ہے اور اس کے اردگرد تاریکی ہی تاریکی ہے مگر بستی روشنی سے منور ہے اور انہیں بتایا گیا۔ کہ اب یہاں دجال داخل نہیں ہو سکے گا۔ چنانچہ انہوں نے یہ خواب بھی لوگوں کے پاس بیان کر دی اور کہا کہ پہلے میں اس بستی کے عیسائی ہو جانے کا خوف کھاتا تھا۔ مگر اب وہ خوف نہیں رہا جیسا کہ خواب میں مجھے نظر آیا ہے۔

جب حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاں نثار احمدیت کا پیغام لے کر یہاں پہنچے اور لوگوں نے آپ کی آمد کی خبر سنی تو سعید روحیں جلد ہی آپ پر ایمان لے آئیں اور اتفاق کی بات ہے کہ جس قطعہ زمین کی طرف الشیخ (موصوف) عبداللہ العودہ نے اپنا اپنا خواب بیان کرتے ہوئے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا تھا۔ اس جگہ پر آج نہایت شاندار سفید رنگ کی احمدیہ مسجد اور دارالتبلیغ دکھائی دے رہے ہیں۔

اور عیسائیوں نے پھر اس طرف کبھی منہ بھی نہیں کیا۔ احمدیت کی ایسی پختہ فصیل گویا کبابیر کے اردگرد بن گئی۔ کہ عیسائی پادریوں کو اپنی دجالیت کی فریب کاریوں سے عام لوگوں کو اسلام سے منحرف کر کے عیسائیت میں داخل کرنا تو درکنار خود یہاں حیفا میں احمدی مبلغین کرام کے ذریعہ ان کے کیمپ میں کھلبلی مچ گئی۔ آج مجھے اس خواب کے راوی نے بتایا۔ کہ سبز دیوار گویا یہ سبز پگڑیاں پہننے والے احمدی مبلغین اسلام کی حفاظت و خدمت کرنے والے ہی مراد تھے۔

دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی تائید و نصرت اس مامور من اللہ کے ساتھ دنیا والوں کی چشم بینی کے لئے اپنے وعدہ "ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء" کے مطابق یوں فرمائی کہ آپ پر ایمان لانے والوں کے دلوں میں آسمان سے گویا خود الہام کیا کہ آپ کی مدد و نصرت کے لئے مردانہ وار نکل کھڑے ہوں۔ اور جس کام کے پورا کرنے (یعنی اسلام کے غلبہ) کا خدا تعالیٰ نے ان دنوں ارادہ کر چکا ہے اپنے آپ کو اس کی تکمیل میں پیش کر کے اپنے خدا سے ثواب حاصل کر لیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ۔ "انہ سیکون فی آخر ھذہ الامۃ قوم لھم مثل اجر اولھم یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر"

یعنی اس امت کے آخر میں ایک جماعت ہوگی جنہیں صحابہ کرام کی جماعت کے موافق اجر و ثواب ملے گا۔ اور اس کی علامت آپ نے یہ بیان فرمائی کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والی جماعت ہوگی۔ یعنی حقیقی اسلام کی اشاعت کرنے والی جماعت اپنے میں اور غیر مسلموں میں

یہ کام کرنے والی جماعت

اس زمانہ میں کسی اسلامی بادشاہت کو توفیق نہ ملی نہ ہی کسی اسلامی جماعت یا ادارہ کو حتیٰ کہ ازہر یونیورسٹی، تک کو بھی یہ توفیق حاصل نہ ہوئی کہ وہ اپنے ہزاروں طالبعلموں میں سے ہر سال بیسیوں کی تعداد میں فارغ التحصیل ہونے والے علماء کو تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے دوسرے ملکوں میں بھیجتی۔

یہ صرف حضرت مسیح موعود و مہدی علیہ السلام پر ایمان لانے والی برگزیدہ جماعت کو ہی نصیب ہوا۔ کہ جسے خدا تعالیٰ نے اس مقصد کے

لئے چن لیا تھا کہ وہ اپنے مقصد کو پہنچے۔ سو اس کے جاں نثاروں کے دلوں میں خدا تعالیٰ نے الہام کیا۔ کہ وہ اپنے محبوب وطن۔ عزیز رشتہ دار گھر بار سب کچھ چھوڑ کر جہاد اکبر (تبلیغ و اشاعت اسلام) کے لئے باہر نکل کھڑے ہوتے ہیں۔

وہ یورپ میں پہنچ کر مشرکین کو شرک کی میل سے صاف کرکے توحید کا لباس ان کے زیب تن کرنے میں کوشاں ہیں۔ وہ تثلیث کے قلعہ پر دلائل فرقانی کی گولہ باری کر رہے ہیں۔ اور تثلیث کے پھٹے پرانے بوسیدہ تکونے جھنڈے کی دھجیاں اڑا کر اس کی جگہ اسلامی توحید کا علم بلند کرنے کی کوشش میں ہیں۔ وہ افریقہ کے سیاہ اور تاریک براعظم میں اسلام کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔ وہ ہر ایک ملک و علاقہ میں حقیقی اسلام کا پرچم لہرا رہے ہیں۔ اور جا بجا اس غرض کے لئے احمدیہ مشن قائم کئے ہیں۔ برعکس اس کے مدارس سے نکلنے والے علماء اپنی تکمیل تعلیم کے بعد مساجد میں جگہیں یا حکومت کی ملازمتیں تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ اور نفسا نفسی کا نظارہ پیش کر رہے ہیں۔

تو احمدیہ مشن حیفا فلسطین میں بھی خدا تعالیٰ نے اپنی خاص تائید و نصرت کے ساتھ ایسے جاں نثاروں کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والی ایک مخلص جماعت پیدا فرما دی خود ان ایمان لانے والوں کے دلوں میں مسیح موعود علیہ السلام کی مدد (اشاعت اسلام) کے لئے اللہ تعالیٰ نے الہام کیا۔ چنانچہ کیا بلحاظ چندوں کے اور کیا بلحاظ دعاؤں کے حضور علیہ السلام کے مقصد کی کامیابی کے لئے آپ کی ہر طرح مدد کر رہے ہیں۔

احمدیہ پریس اور رسالہ البشریٰ

احمدیہ مشن حیفا کے ذکر میں یہاں رسالہ البشریٰ اور احمدیہ پریس کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ جو بلاد عربیہ میں عربی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی بشارت اور آپ کی تبلیغ کو بلاد عربیہ کے گوشہ گوشہ کے علاوہ دیگر ممالک افریقہ و امریکہ وغیرہ میں بھی پہنچا رہا ہے۔

احمدی نوجوانوں کی ایک پارٹی زمین کے کنارے پر

آخر میں احباب کی روحانی ضیافت کے لئے ایک اور ایمان افروز نظارہ کا ذکر کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ ایک دفعہ مجلس خدام الاحمدیہ کبابیر کے نوجوانوں کو ساتھ لے کر میں ایک طرف چلا ہم زمین پر قدم اٹھائے بڑھتے جا رہے تھے کہ چند ہی منٹ میں کیا دیکھتے ہیں۔ کہ پاؤں کے لئے ہمارے آگے زمین نہیں ہے۔ بلکہ حد نظر تک سمندر کا پانی ہی پانی دکھائی دے رہا ہے۔

میرے لئے وہ وقت کتنا ہی خوشی کا تھا جبکہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی وحی "میں تیری تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کے پورا ہونے کے نظارے سے اور خود اس جماعت کے ساتھ اپنے وجود میں اس شہادت پاتے ہوئے زمین کے اس کنارے پر کھڑا اپنے ایمان کو بڑھا رہا تھا اور خدا کی تسبیح و تحمید کر رہا تھا کہ جس کی تائید و نصرت اور فضل و رحمت سے یہاں آپ کی تبلیغ پہنچی اور ان لوگوں کو ہدایت نصیب ہوئی اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کی صداقت کا موجب بنے ـــــ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف یہ کہ زمین کے کنارے تک حضرت مسیح موعود کی تبلیغ پہنچی ہوئی اور وہ احمدیہ مشن یہاں قائم شدہ دیکھنے کی بلکہ اس احمدی جماعت کے چند نوجوانوں کے ساتھ اپنے آپ کو سمندر کے کنارے پانی میں کھڑا دیکھنے اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام میں ایک واقعہ کا عینی شاہد اور گواہ بننے کی سعادت نصیب کی ـــــ ہیں

جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مومنین کے متعلق فرماتا ہے کہ

قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ۔ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی (پ ۱۳ یوسف ع ۱۲)

میں اس سچی گواہی کو اس خیال سے کہ قیامت کے دن کتم شہادت کے جرم میں ماخوذ نہ کیا جاؤں اظہار کرتے ہوئے اور ممکن ہے کہ خدا اسے حسب منشیت رکھنے والی کسی سعید روح کے لئے موجب ہدایت ہو جائے۔ اپنے مسلمان بھائیوں سے خصوصاً مسیح موعود کی صداقت پر عینی گواہ ہونے کی حالت میں بصیرت کے ساتھ عرض کروں گا۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب فی الواقعہ صادق مامور من اللہ مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں۔ پس آپ قبول کرنے میں دیری نہ کریں اور آپ کی جماعت میں جلد شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔ سے

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔ (منیجر)

ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم

از مکرم عبد المجید خان صاحب آف کپورتھلہ

حدیث شریف میں قرب قیامت کے زمانہ یعنی دور حاضرہ کے متعلق آیا ہے کہ اس وقت قرآن کریم محض ایک رسم کے طور پر رہ جائیگا۔ یعنی قرآن کریم کے حقیقی معانی معدوم ہو کر عبارت کو محض رسم کے طریق پر لوگ پڑھا کریں گے۔ پھر ایسے وقت میں عظیم الشان روحانی برگزیدہ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کا دوسرا نام مہدی ہے۔ خدا تعالیٰ آسمان سے نازل کرے گا۔ یعنی مبعوث فرمائے گا۔ جو دین اسلام کو دوبارہ زندہ اور دین محمدی کو از سر نو قائم کرے گا۔ چنانچہ اس امر کے واضح اور کامل ثبوت کے طور پر علاوہ دیگر بے شمار کارناموں کے سب سے بڑا کام قرآن کریم کے حقیقی معانی اور نکات کا بیان کرنا ہے جس کے متعلق بطور نمونہ قرآن کریم کے محض ایک لفظ کے معنوں کی تشریح فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ذیل میں بیان کرتا ہوں۔ وہ لفظ تقویٰ ہے۔ جو دراصل تعلیم اسلام کی جان سمجھنی چاہیئے۔ قرآن کریم کے الفاظ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم، کی تشریح حضور علیہ السلام نے مندرجہ ذیل الفاظ بیان فرمائی ہے۔ "خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ بزرگ ہے جو صدق سے بھری ہوئی تقویٰ سے خدا تعالیٰ کی طرف جھک گیا۔ اور خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کا خوف ہر دم[1] اور ہر لحظہ[2] اور ہر ایک کام[3] اور ہر ایک قول[4] اور ہر ایک حرکت[5] اور ہر ایک سکون[6] اور ہر ایک خلق[7] اور ہر ایک عادت[8] اور ہر ایک جذبہ[9] ظاہر کرنے کے وقت اس کے دل پر غالب ہو" لفظ تقویٰ کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیسی لطیف تشریح فرمائی ہے۔ جو زمانہ ماضی کی کسی تفسیر میں قطعاً پائی نہیں جاتی۔ اور پائی بھی کس طرح جاسکتی ہے۔ اس لئے کہ آسمانی کلام کی حقیقی صراحت آسمانی برگزیدہ ہستی کی طرف سے ہی بذریعہ علم لدُنّی ہو سکتی ہے۔ اللہ اکبر! مندرجہ بالا تشریح سے کیا شاندار مطلب جو تقویٰ کے لفظ میں پنہاں ہے۔ حضور علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔ تشریح موصوفہ میں بطور نکتہ یہ ارشاد فرمایا کہ تقویٰ اختیار کرنے والے کے دل پر خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کا خوف ہر آن غالب رہتا ہے۔ چنانچہ انسانی مختلف حالات کو ۹ شقوں میں تحریر فرمایا ہے۔ جو دل کی گہرائیوں میں نقش ہو کر دین و دنیا کی اعلیٰ ترین ترقیات کے میدانوں میں آگے ہی آگے نکل جانے کی رہنمائی کا یقینی اور صحیح ذریعہ ہے۔ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید خدا کرے کہ بنی نوع انسان کی آنکھیں کھل جائیں۔ اور وہ اس آسمانی چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کر سکیں۔ اور پہلے آسمانی فرستادوں کے مخالفین کے بد انجام فرمودہ قرآن کریم سے سبق عبرت حاصل کریں۔ کیونکہ اسی میں سلامتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ (انفال رکوع ۵) قل للذین کفروا ان ینتھوا یغفر لھم ما قد سلف وان یعودوا فقد مضت سنت الاولین فاعتبروا یا اولی الابصار

تبلیغ

تبلیغ بذریعہ لٹریچر کے لئے ضروری ہے کہ لٹریچر کثرت سے شائع ہوتا رہے اور لٹریچر کی کثیر اشاعت کے لئے ضروری ہے کہ اسباب زیادہ سے زیادہ مالی تعاون فرمائیں۔ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ اشاعت لٹریچر کے لئے چندہ نشر و اشاعت جس قدر ممکن ہو سکے ارسال فرمائیں تا زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع ہو

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

اعلان

لجنہ اماء اللہ کا جلسہ ۱۸ اپریل بروز اتوار ۳ بجے رتن باغ میں ہوگا۔ مستورات ٹھیک وقت پر تشریف لائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

ضروری اعلان

(۱) تمام وہ مقدمات جو فسادات سے قبل دار القضاء میں دائر یا کسی ابتدائی قاضی یا مرافعہ اولیٰ یا ثانیہ کے زیر سماعت تھے اگر کوئی فریق چلانا چاہیں تو اپنا اور فریق ثانی کا موجودہ ایسا مکمل پتہ جس پر خط پہنچ سکے لکھ بھیجیں ورنہ ان مقدمات کے متعلق کوئی مزید کارروائی نہ کی جائیگی۔ (۲) دفتر ہذا سے خط و کتابت کی صورت میں کسی کا نام نہ لکھا جائے۔ بلکہ صرف "ناظم دار القضاء" لکھا جائے۔ ورنہ جواب دینے میں تاخیر کا احتمال ہے۔ (قائمقام ناظم دار القضاء)

سندھ میں وزارتی بحران

کراچی ۱۵ اپریل:۔ سندھ میں وزارتی بحران پیدا ہو گیا ہے۔ دو وزراء پیر الٰہی بخش اور میر غلام علی تالپور نے کہا ہے۔ کہ ہم پر یہ شک کہ ہم وزیر اعظم مسٹر کھوڑو کو الگ کرنا چاہتے ہیں بے بنیاد ہے۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ ہمارے خیال میں وزیر اعظم اپنی پارٹی کے ارکان کو اپنے ہمراہ رکھنے میں ناکام رہے ہیں۔ اس لئے انہیں پارٹی کے لیڈر رہنے کا حق نہیں رہا۔ مسٹر کھوڑو نے ان کے جواب میں اس بیان کی تردید کی ہے۔

لارڈ ماؤنٹ بیٹن جون میں اپنے عہدہ سے سبکدوش ہونگے

لندن ۱۵ اپریل:۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن جون ۱۹۴۸ء میں ہندوستان کی گورنر جنرل شپ سے سبکدوش ہو جائیں گے اور ۲۵ جون کو برما میں لڑنے والے فوجیوں کی تقریب میں حصہ لینے کے لئے پہلے ہی لندن روانہ ہو جائیں گے۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستانی وفد کے قائد سر ظفر اللہ ہونگے

کراچی ۱۵ اپریل حکومت پاکستان کا پریس نوٹ مظہر ہے کہ مسئلہ فلسطین کے متعلق جنرل اسمبلی کے اجلاس میں پاکستانی وفد کے لیڈر سر محمد ظفر اللہ ہونگے۔ وفد کے دیگر اراکین میں مرزا ابو الحسن اصفہانی۔ مسٹر محمد علی مسٹر مجید ملک اور مسٹر اختر حسین شامل ہیں۔

ٹریسٹ سے متعلق تین ملکوں کی تجویز پر روس کی طرف سے خاموشی

لندن ۱۶ اپریل۔ گذشتہ ہفتے مملکت معظم کی حکومت نے روسی حکومت کو ایک نوٹ بھیجا تھا۔ جس میں امریکہ، برطانیہ اور فرانس کی اس تجویز کا اعادہ کیا گیا تھا کہ ٹریسٹ کے آزاد علاقے کو اطالوی حاکمیت کے حوالے کر دیا جائے۔ حکومت روس کی طرف سے تا حال اس نوٹ کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ حکومت یوگوسلاویہ نے بلگریڈ میں مقیم برطانوی سفیر کو ٹریسٹ سے متعلق تین ملکوں کی تجویز کا جو جواب بھیجا ہے۔ اس پر لندن میں غور کیا جا رہا ہے۔ بعینہ یہی نوٹ امریکہ اور فرانس کے اسیروں کے حوالے کئے گئے تھے۔ یوگوسلاویہ کے نوٹ میں دول ثلاثہ کی تجویز پر نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اور ان تین ملکوں کے گذشتہ طرز عمل پر بہت سے اعتراضات کئے گئے ہیں۔ ٹریسٹ میں انگلو امریکی عسکری حکومت کے اعمال پر بھی نکتہ چینی کی گئی ہے۔ لیکن اس نوٹ کے بارے میں کسی خیال کا اظہار کرنا قبل از وقت ہوگا۔

مسئلہ کشمیر کے متعلق نئی تجاویز

لیک سکیسس ۱۵ اپریل لیک سکیسس کی اطلاع مظہر ہے کہ مسئلہ کشمیر کے معاملہ میں نئی تجاویز کی نقول پاکستان اور ہندوستان کے وفود کو بھیج دی گئی ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ وہ انہیں اپنی حکومتوں کے پاس روانہ کر دیں گے۔
معلوم ہوا ہے۔ کہ ابھی تک دونوں وفد اس سلسلہ میں متفق نہیں ہو سکے ابھی وہی مسائل در پیش ہیں۔ جو بحث سے پیشتر تھے۔

حکومت جموں و کشمیر نے ہنزہ نگر اور نیپال کی جاگیریں ضبط کر لیں۔!

سرینگر ۱۵ اپریل: حکومت کشمیر نے امیر ہنزہ نگر اور راجہ نیپال کی جاگیروں کی ضبطی کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ یہ چھوٹی چھوٹی ریاستیں گلگت میں واقع ہیں۔ اور دربار راجہ کشمیر کو خراج دیتی تھیں اور ریاست جموں و کشمیر کا حصہ بیان کی جاتی ہیں۔
بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان ریاستوں نے گلگت کے علاقہ میں حملہ آوروں کی کھلے بندوں امداد کی تھی جس کے سبب ہندوستانی فوجوں کو شدید نقصان ہوا تھا۔

وزیر اعظم حیدر آباد اور پنڈت نہرو کی ملاقات

نئی دہلی ۱۵ اپریل۔ وزیر اعظم حیدر آباد میر لائق علی اور محکمہ خارجی معاملات کے سکرٹری مسٹر احسان احمد باہمی تعلقات کے مسئلہ پر گفتگو کرنے کے لئے آج دہلی پہنچ گئے۔ نظام کے قانونی مشیر سر والٹر مانکٹن نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور مسٹر پٹیل سے ملاقات کی۔ آج شام وزیر اعظم حیدر آباد بھی پنڈت نہرو سے گفتگو کا بھی جاری رہے گی۔

اخلاق حسنہ کے فقدان پر مہاراجہ پٹیالہ کا اظہار افسوس

پٹیالہ ۱۵ اپریل اخبار سٹیٹسمین کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ کل گوردوارہ دمدما صاحب میں ایک مجمع عظیم کو مخاطب کرتے ہوئے مہاراجہ پٹیالہ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ سکھوں میں محبت۔ سچائی اور قربانی و ایثار جیسی اعلیٰ ضربات دن بدن کم ہوتی جا رہی ہیں۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا ہمیں ان خوبیوں کا احساس تو ضرور ہے لیکن مصیبت یہ ہے کہ جانتے بوجھتے ہم ان پر عمل نہیں کرتے۔ آپ نے پھوٹ ڈالنے والوں کی بہت مذمت کی اور بتایا کہ بعض لیڈر بھی اس مرض میں مبتلا ہیں اور محض اپنی شہرت اور ناموری کی خاطر قوم میں تفرقہ کا بیج بو رہے ہیں۔ آخیر میں آپ نے پنتھ کے متحد رہنے پر بہت زور دیا۔

نئے بکری ٹیکس پر نقطہ چینی بقیہ صفحہ اول

ہم اپنے جائز مطالبات کو منوانے کے لئے سخت سے سخت قدم اٹھانے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔

ریڑھ کی ہڈی

حکومت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ تاجر قوم اور ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہوتا ہے۔ اگر یہ ہڈی ٹوٹ گئی۔ تو حکومت کا شیرازہ خود بخود بکھر جائیگا۔ آپنے کہا ہم کیا چاہتے ہیں؟ ٹیکس نہایت معمولی شرح سے شروع ہو۔ ٹیکس کے عائد کرنے کی حد بیس ہزار سے کم نہ ہو۔ ہم اس کیلئے سارے صوبے کا دورہ کرینگے مجلس عاملہ کی معرفت حکومت پر اپنا نقطہ نگاہ واضح کریں گے۔ اور اپنی جدوجہد کو کامیاب بنانے کیلئے ہر ممکن قربانی کریں گے۔

شاہ رحمان انصاری

جلسے کی افتتاحی تقریر غازی عبد اللطیف لدھیانوی نے کی۔ آپکے بعد مجلس اتحاد ملت کے صدر شاہ رحمان انصاری نے عوام کی پست حالی۔ حکومت کی بے توجہی۔ وزراء کی سرد مہری۔ ٹیکس کی قباحتوں اور اس کا عوام پر اثر نہایت ہی مؤثر الفاظ میں بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ مجلس اتحاد ملت تجار کی اس جدوجہد میں ہر ممکن تعاون کریگی اور گلی گلی کوچے کوچے میں جا کر اس ٹیکس کے خلاف نعرے بلند کرے گی۔

برطانیہ میں سزائے موت منسوخ کر دی گئی

لندن ۱۵ اپریل:۔ گذشتہ شب دار العوام میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ آئندہ پانچ سال کے عرصہ کے لئے قتل کے جرم میں سزائے موت دینا منسوخ کر دیا جائے۔ یہ مدت آزمائش تصور کی جائے گی۔

یہودیوں کو غیر مسلح کیا جائے

دمشق ۱۵ اپریل: حکومت شام نے اعلان کیا ہے کہ اگر ہگانہ اور دوسری صیہونی جماعتوں کو غیر مسلح کر دیا گیا۔ تو وہ فلسطین سے شامی رضا کاروں کو واپس بلانے کے لئے تیار ہے یہ اعلان برطانوی قونصل خانہ کی اس درخواست کے بعد کیا گیا ہے کہ شامی رضا کاروں کے داخلہ کو روکا جائے۔ اس اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس پیش قدمی سے عوام کی خواہش کا پتہ چلتا ہے۔ اور اس کی کوئی سیاسی اہمیت نہیں ہے۔

حیدر آباد کے ایک قصبہ میں ہنگامہ

نئی دہلی ۱۵ اپریل۔ گلبرگہ سے تقریباً ۲۷ میل کے فاصلہ پر الاند میں ہنگامہ ہوا معلوم ہوا ہے کہ وہیں ہنگامہ میں ایک شخص ہلاک اور ۶ مجروح ہوئے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ گڑ بڑ ۱۳ اپریل کو شروع ہوئی تازہ اطلاعات کے مطابق حالات پر قابو پا لیا گیا ہے اور اس علاقہ میں اب پولیس کی کافی تعداد بھیج دی گئی ہے

عجیب و غریب طریق

آپکے بعد چودھری شہاب الدین نے تقریر کرتے ہوئے کہا اس ٹیکس کی برکات پر ذرا غور کیجئے۔ ایک تاجر بد قسمتی سے ایک ایسے تاجر سے مال خرید لاتا ہے جو پہلے اس نئے ٹیکس کے طریق کار کے ماتحت چار دفعہ ٹیکس ادا کر چکا ہے لازمی طور پر وہ اس چیز کا نرخ زیادہ رکھے گا لیکن اسکے مقابلے میں ایک تاجر جو وہی چیز ایک ایسے تھوک فروش سے لایا ہے، جس نے صرف ایک دفعہ ٹیکس ادا کیا ہے وہ کم شرح پر دیگا۔ بھلا اس طرح مارکیٹ میں نرخوں کا توازن کسی طرح رکھا جا سکیگا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ اس بلند پیشے سے متنفر ہو جائینگے جس کو اختیار کرنے کی اللہ میاں کے رسول اکرمؐ نے بارہا تاکید کی۔ اور جب تاجر اس عظیم الشان پیشے کو چھوڑ دینگے۔ تو حکومت کا شیرازہ خود بخود برہم ہو جائیگا۔
آپنے کہا مجھے اُمید ہے کہ جب ہم نے نہایت ہی دیانتداری سے اس ٹیکس کی قباحتوں کو ارباب اقتدار کے سامنے رکھا تو وہ اس کا کوئی دار و سوچنے کی کوشش کریں گے۔
جلسے میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ حاضری قریباً ساڑھے تین ہزار تھی۔ ان تقریروں کے علاوہ بھی دو ایک تاجر اصحاب نے ٹیکس کے نقصانات عوام پر بوجھ کو اعداد و شمار کی روشنی میں بیان کیا۔ اور لاہور کارپوریشن کے غیر معمولی اور زیادہ محصول پر بھی نکتہ چینی کی۔

عرب بستیوں پر یہودیوں کا حملہ

یروشلم ۱۶ اپریل۔ یہودیوں نے شمالی فلسطین میں عرب دیہات پر حملوں کی نئی مہم شروع کردی ہے۔ یہودی فوجوں کا کہنا ہے کہ کل انہوں نے بالائی میدانوں میں واقع سات عرب بستیوں پر حملہ کیا۔ جس میں دو سو عرب مارے گئے۔ کچھ اسلحہ ان کے ہاتھ آیا۔ نیز تین یہودی ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔

خان عبدالغفار خان کی قائداعظم سے ملاقات

پشاور ۱۶ اپریل۔ کل خان عبدالغفار نے قائداعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان سے ایک طویل ملاقات کی جو ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی۔ ملاقات کے بعد خان عبدالغفار خان نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ ملاقات تاحال ختم نہیں ہوئی ہے۔ اس لئے فی الحال میں اسکے متعلق بجز اس کے اور کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ گفتگو بہت دوستانہ طریق پر ہوئی۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ ضروری نہیں میں پھر ملاقات کروں۔ ہو سکتا ہے کہ خط وکتابت کے ذریعہ مذاکرات جاری رہیں۔ ایک روز قبل صوبائی اسمبلی کی مخالف پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر خانصاحب نے بھی قائداعظم سے ملاقات کی تھی۔ ملاقات کے بعد آپ بہت خوش نظر آتے تھے۔

سوڈان میں ریلوے ملازمین کا احتجاجی مظاہرہ

خرطوم ۱۵ اپریل۔ آج سوڈان کے عوام نے گورنر کے مکان کے سامنے زبردست مظاہرہ کیا۔ پولیس نے ہجوم کو منتشر کرنے کیلئے اشک آور گیس استعمال کی۔ اس ہنگامے میں پچاس سوڈانی زخمی ہوئے۔ یاد رہے کہ گذشتہ دنوں ریلوے ورکرز ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر موسیٰ کو اس الزام کی بناء پر سزا دی گئی تھی کہ اس نے ملازمین کو تنخواہیں بڑھانے کے لئے ہڑتال کرنے کی ترغیب دلائی تھی۔ اس سزا کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے یہ مظاہرہ کیا گیا۔

یروشلم کے لئے بین الاقوامی پولیس فورس کے قیام کی تجویز

لیک سکسس ۱۵ اپریل۔ اقوام متحدہ کے فلسطین کمیشن نے یروشلم میں امن بحال کرنے کے ارادہ سے بین الاقوامی پولیس فورس تیار کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ فلسطین کی موجودہ برطانوی پولیس کے دو سو سپاہیوں نے بین الاقوامی پولیس فورس میں کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ پولیس کے یہ برطانوی سپاہی معاہدہ کی رو سے ۱۶ مئی سے یکم جولائی تک فلسطین میں مقیم رہیں گے۔ تنخواہوں وغیرہ کی ادائیگی کی ذمہ واری جمعیت اقوام پر ہوگی۔

راجوری کے علاقے میں چار ہزار شہریوں کو اندھا کر دیا گیا

تراڑکھیل ۱۵ اپریل۔ حکومت آزاد کشمیر کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ "راجوری کی زبردست لڑائیوں میں شدید جانی و مالی نقصان اٹھانیکے بعد دشمن اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھا اور تمام بین الاقوامی قوانین و پابندیوں کو نظرانداز کرتے ہوئے اس نے وہ وہ مظالم توڑے کہ اپنے ظلم وستم کا پچھلا ریکارڈ مات کر دکھایا۔ ایک علاقے میں جسپر دشمن نے قبضہ کرلیا تھا۔ اور بعد میں پھر آزاد فوجوں نے اسے آزاد کرا لیا۔ دشمن نے چار ہزار شہریوں کو اندھا کر دیا۔ اور نہایت بے رحمی سے ان سے کہا کہ اب پاکستان کو اپنی امداد کے لئے بلاؤ۔ ان دوسرے علاقوں سے جو ابھی دشمن کے قبضہ میں ہیں۔ شہری آبادی کے قتل عام کی خبریں مسلسل آرہی ہیں۔ قتل عام کے ذریعے عوام کو خوفزدہ کرنے میں دشمن نازیوں سے بھی آگے نکل گیا ہے"۔

گودھرا کے مسلمانوں کی واپسی

بمبئی ۱۵ اپریل۔ ہندوستان میں مقیم پاکستانی ہائی کمشنر خواجہ شہاب الدین نے گودھرا کا دورہ کرنے کے بعد ایک اخباری نمائندے کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ بعض اخبارات نے گودھرا کے فسادات کو بہت بڑھا چڑھا کر بیان کیا ہے۔ لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ شہر کا پانچواں حصہ جل کر راکھ ہوگیا ہے۔ شہر کی کل آبادی ۴۸ ہزار افراد پر مشتمل تھی۔ جن میں سے ۲۱ ہزار مسلمان تھے جو قریباً سب ہی شہر خالی کر گئے تھے۔ اب وہ آہستہ آہستہ واپس آرہے ہیں۔ لیکن خوف وہراس اب بھی پایا جاتا ہے۔ بمبئی کے وزیراعظم نے یقین دلایا ہے کہ جلد ہی اعتماد بحال ہوجائے گا۔

راشن سسٹم کے خاتمہ کی غلط خبر

لاہور ۱۶ اپریل۔ ایک پریس نوٹ میں اخبارات میں شائع ہونیوالی اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ وزیراعظم مغربی پنجاب نے یہ یقین دلایا تھا کہ ملتان میں یکم جون سے راشن سسٹم ہٹا دیا جائیگا۔ برخلاف اس کے وزیراعظم نے جس بات کا یقین دلایا تھا وہ یہ تھی کہ نئی فصل کے آنے پر نہ صرف ملتان میں بلکہ تمام شہروں میں راشننگ جاری رکھنے کے سوال پر از سر نو غور کیا جائیگا۔

پناہ گیروں کی بحالی

کراچی ۱۶ اپریل۔ تجویز کی گئی ہے کہ پناہ گیر کاریگروں کو بحال کرنے نیز سوتی اور دوسری صنعتیں قائم کرنے کے لئے حیدرآباد کے قریب بیلاری اور پنیارو کے سابق امریکی فوجی کیمپوں کو بطور مرکز استعمال کیا جائے۔ اس تجویز کی ابھی مزید چھان بین کیجائیگی۔

اتوار ۱۱ اپریل کو جب آنریبل مسٹر غلام محمد وزیر مالیات و امور اقتصادیات حکومت پاکستان مختصر سے دورہ پر حیدرآباد (سندھ) آئے۔ تو انہوں نے اس تجویز کی چھان بین کی۔ اور پناہگیروں کے مقامی نمائندوں نیز افسران ضلع سے کئی گھنٹے بات چیت کی۔

موصوف نے جن کے ہمراہ وزارت امور اقتصادی کے مسٹر جے، ڈی ملک بھی تھے۔ پناہ گیروں کو سوتی اور دیگر صنعتوں میں بحال کرنے کے متعلق تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ اور پناہ گیروں کی مقامی کمیٹی سے کہا کہ وہ اس بارے میں مزید معلومات فراہم کریں۔

معلوم ہوا ہے کہ پناہ گیروں کی بڑی مشکلات مکانوں کی قلت اور بحالی کے منصوبے ہیں مسٹر غلام محمد اس تجویز پر غور کر رہے ہیں کہ عارضی امداد کے طور پر پناہ گیروں کے لئے کچے گھر تعمیر کر دیئے جائیں۔ پناہ گیروں کی بحالی کی مالی کارپوریشن کی ایک برانچ حیدرآباد (سندھ) میں کھولی جائیگی۔ معلوم ہوا ہے کہ کچھ سرمایہ دار پناہ گیر پناہ گیروں کے لئے صنعتیں جاری کرنیکا انتظام کر رہے ہیں۔

وزیر مالیات کا شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ حالات کا اپنی آنکھوں سے مطالعہ کرنے کیلئے آپ نے شہر کا چکر لگایا اور ہندو پناہ گیروں کے عبوری کیمپ نیز ریلوے اسٹیشن کا بھی معائنہ کیا۔ ریلوے اسٹیشن پر آپ نے کئی پناہ گیروں سے بات چیت کی اور ان کی مشکلات کے بارہ میں دریافت کیا۔

معلوم ہوا ہے کہ آپکے دورہ سے پناہ گیروں کی بہت حوصلہ افزائی ہوئی۔ لیکن جو اسکیمیں اسوقت تیار کی جارہی ہیں۔ ان کی کامیابی کا دارومدار اس بات پر ہے کہ مقامی حکام اور صوبائی حکومت کی طرف سے پورا پورا تعاون کیا جائے۔

حیدرآباد جانے سے پہلے مسٹر غلام محمد نے اس معاملہ پر مسٹر کھوڑو وزیراعظم سندھ سے بات چیت کی معلوم ہوا ہے کہ وزیراعظم سندھ بھی عنقریب حیدرآباد جارہے ہیں۔

چیکوسلواکیہ سے یہودیوں کو اسلحہ پہنچایا جارہا ہے

لندن ۱۵ اپریل۔ محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان نے کل یہاں اس امر کا انکشاف کیا کہ برطانیہ کو اس بات کا علم ہے کہ چیکوسلواکیہ سے خفیہ طور پر اسلحہ اور گولہ بارود ہوائی جہازوں کے ذریعے فلسطین کے یہودیوں کو پہنچایا جارہا ہے۔ چنانچہ برطانوی پریس میں ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ گذشتہ رات یہودیوں کی دفاعی فوج "ہگانہ" کو چیکوسلواکیہ سے پانچ ٹن وزن کا اسلحہ اور گولہ بارود وصول ہوا۔ ترجمان نے بتایا کہ یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے بلکہ کافی عرصہ پہلے سے یہودیوں کو اسلحہ پہنچایا جارہا ہے۔ چنانچہ ۳۱ مارچ کو بھی ایک امریکن ہوائی جہاز چیکوسلواکیہ سے اسلحہ لایا تھا جس کا وزن سات ٹن بتایا جاتا ہے۔ یہ ہوائی جہاز عموماً رات کو اڑتے ہوئے آتے ہیں۔ یہودی ان جہازوں کی راہنمائی کیلئے آگ روشن کر چھوڑتے ہیں۔ جس کے شعلوں کو دیکھکر جہاز نیچے اترتے ہیں اور سامان چھوڑ جاتے ہیں۔

لاہور اور دہلی کے درمیان ٹرین کے اوقات

لاہور ۱۵ اپریل۔ حکومت پاکستان کی وزارت مواصلات کی طرف سے لاہور اور دہلی کے درمیان ۲۰ اپریل سے ٹرینیں چلنے کے بارہ میں جو اعلان کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں مزید اعلان ہوا ہے کہ جہاں تک حکومت پاکستان کا تعلق ہے کسٹم کے تمام تکلفات لاہور میں ختم کر لئے جائیں گے۔ لاہور اور اٹاری کے درمیان ٹرین نہیں ٹھہریگی۔ ٹرین کے اوقات یہ ہیں:- لاہور تا دہلی:- ۲۹ ڈاؤن - روانگی از لاہور سوا تین بجے سہپر دہلی تا لاہور:- ۳۵ ڈاؤن آمد لاہور سوا ایک بجے دن۔

دو ہزار عربوں کو بارہ ہزار یہودیوں نے گھیرے میں لے رکھا ہے

لندن ۱۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ یہودیوں کی ہگانہ فوج کے بارہ ہزار جوانوں نے یروشلم سے متصل ایک گاؤں میں دو ہزار عربوں کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ قاہرہ کے اخبارات کو یہ خبر ملی ہے کہ عربوں کے پاس گولا بارود کا سامان بہت کم ہے۔ یہ خبر بھی آئی ہے کہ تل ابیب کے قریب انگریزی فوج کے خالی کئے ہوئے کیمپ پر یہودیوں نے حملہ کیا۔ اور اکیس عربوں کو ہلاک کر ڈالا۔

پراگ ۱۵ اپریل۔ چیکوسلواکیہ میں عام انتخابات ۲۳ مئی کی بجائے ۳۰ مئی کو ہونگے۔